Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم لغایت دوازدہم جلد نوزدہم
بابت رجب۔ شعبان۔ رمضان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

فہرست مضامین
نمبر ۱۰-۱۱-۱۲
پرافٹ قادیان
کو الٹیمیٹم۔
(۲) چکڑالوی
پر اقبالی ڈگری۔
اس مضمون میں
پہلے چکڑالوی
کی کلام سے
انکار حدیث
نبوی کا
صریح اعتراف
نقل کیا ہے
پھر اور امور
مسلمہ اہل
سنت سے
اس کا
انکار پھر
علماء ہندوستان
و پنجاب کا
فتوے اسکے
حق میں نقل
کیا ہے۔
بہر خاتمہ مضمون
میں اسکے
انکار کے دلائل
کا جواب دیا ہے

شرح قیمت رسالہ وغیرہ امور

اس رسالہ کی قیمت عموماً عہ سالانہ ہے۔ خاص قیمت (جو رؤسائے اسلام سے لیجاتی ہے) جو بیس روپیہ ہے۔ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے چھ روپیہ۔ جن کی دس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے رعایتاً تین روپیہ لئے جاتے ہیں۔ اسمیں یہ شرط ہے۔ کہ سالانہ پیشگی دیں۔ جو دس روپیہ آمدنی بھی نہیں رکھتے پر بضاعت علمی رکھتے ہیں اور رسالہ کی اشاعت اور خریدار رسالہ بہم پہنچانے میں کوشش کرتے ہیں انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ یہ شرح قیمت رسالہ ہر سال رواں کے لئے ہے سالہائے گذشتہ کی قیمت حسب تشریح ذیل ہے۔ جلد یا سال اول لغایت پنجم کی عام سالانہ قیمت عہ جلد یا سال ششم لغایت دوازدہم کی سالانہ عہ۔ جلد یا سال سیزدہم لغایت نوزدہم کی سالانہ عہ خریدار کل کو چہارم حصہ قیمت معاف۔ خاص قیمت ہر سال گذشتہ مطابق ہر سال رواں۔ ارسال زر بذریعہ منی آرڈر اور خط وکتابت حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے۔ (۲) نمونہ کا پرچہ بارسال ادائے قیمت یک پرچہ ۴ مل سکتا ہے۔ بغرض رسالہ پسند نہ ہو تو رسالہ واپس کریں۔ اور قیمت واپس لیں (۳) خط کا جواب جوابی پوسٹ کارڈ یا ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتا ہے۔ جو لوگ اپنا نام ومقام بخط واضح نہ لکھینگے یا ٹکٹ یا کارڈ ارسال نہ کریں گے۔ جواب نہ پائیں گے۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

معذرت وضرورت وشکایت

انتظام زمینداری میں ہنوز خاطر خواہ مخلص نہیں ہوا۔ میرے لڑکے اپنے آپ وہ کام سنبھال نہیں سکتے اور کوئی مہتمم امین وہوشیار میسر نہیں آتا۔ اسوجہ سے پھر رسالہ میں فترت واقع ہوئی۔ شائقین کوشش کرکے کوئی مہتمم بہم پہنچادیں۔ تو میں نگرانی زمین سے فارغ ہوجاؤں۔ اور رسالہ ماہ بماہ شائع کروں ۱۲

[illegible]

(اسلامیہ پریس لاہور میں چھپا)

اگر مہتمم صاحب اہل علم ہوں اور میرے تین جوان لڑکوں کو شرح ملا تک عربی تعلیم کریں یا وہ صرف حافظ قرآن ہوں اور ایک حافظ لڑکے کو قرآن کا دور ہی کرا دیا کریں تو میں اور بھی شکرگذار ہونگا۔ اور معاوضہ اہتمام زمین المضاعف ہوگا۔ اور اگر کوئی مہتمم پیدا نہ ہو تو مخلص شائقین دعا ہی کیا کریں بلکہ مدد الٰہی سے کوئی بہتر صورت انتظام زمین مہیا کرے کہ خاکسار کو دینی خدمات کے لیے پورا وقت ملا کرے۔

ایک مانع اشاعتِ رسالہ حسبِ موقعہ یہ بھی ہے کہ شائقین بلکہ عاشقین رسالہ چندہ ارسال کرنے میں سست ؎ اگر المہ خواہی صد بخوانم۔ پر عمل کئے ہیں اور وعدوں پر وعدے کرنے اور خطوط پر خطوط لکھوانے کے ساتھ بھی بزبان حال ؎ گذر بیطلبی سخن دریں ست منالیے ایں۔ اور بعض حضرات خطوط کا جواب تک نہیں دیتے۔ اگر چندہ واجب الادا وقت پر پہونچتا ہے تو جہاں میں ہوں اور جس کام میں ہوں وہیں سے رسالے کے مضمون مہیا ہوں۔ اور رسالہ ماہ بماہ نکلتا ہے۔ چندہ نہ پہونچنے کی وجہ سے مجھے طبع و اشاعت رسالت کے لیے خاص لاہور میں آنا اور کل مصارف کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ایک عزیز متمول سرکاری عہدہ دار خریدار رسالے نے یہ بھی کہا تھا کہ اب تو مولوی صاحب مالدار زمیندار ہوگئے ہیں۔ اب اونکو چندہ کی کیا پروا ہے۔ باوجودیکہ اس بات کا جواب رسالہ نمبر ۵ جلد ۱۹ میں بصفحہ ۹۵ پیشگی دیا گیا تھا۔ اگر یہی خیال اور لوگوں کو بھی ارسال چندہ سے مانع ہو رہا ہے تو وہ صفحہ مذکور ملاحظہ فرما کر اس خیال کی اصلاح اور اس مرض کا دوا کریں اور ارسال چندہ میں توقف نہ کریں اگر رسالہ ماہ بماہ لینا چاہتے ہیں ورنہ جیسا کرینگے ویسا پائیں گے۔

پرافٹ قادیان کو الٹیمیٹم (آخری اعلان جنگ)

قادیان کے مرزا کو ہم تو چھوڑ چکے تھے۔ مگر وہ صاحب ہم کو نہیں چھوڑتے اور دریا میں بہتی ہوئی کٹھری سیاہ کمل کی طرح لپٹ رہے ہیں۔ ہر تحریر ہر تصنیف ہر اشتہار ہر ایک قادیان کے اخبار میں ہمسے چھیڑ چھاڑ کیے جاتے ہیں۔ ہم اسپر بھی صبر و اختیار کرتے اور کچھ عرصہ اور بھی خاموش بیٹھے مگر ہمارے پچھلے دو سال تک خاموش رہنے پر وہ صاحب دلیر ہو گئے ہیں۔ اور یہاں تک غضب ڈھا چکے ہیں کہ ہماری نسبت رسالہ اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ میں قصیدہ عربیہ کے شعر ذیل یہ پیشگوئی سراسر لاف زنی و دروغ گوئی کر بیٹھے ہیں ؎ اقلب حسین بمتدی من بطنہ ❊ عجیب و عند اللہ ھین و ایسر ❊ اور چونکہ اس شعر کا مطلب در بطن شاعر تھا۔ کیونکہ قواعد عربیت و نحو کے رو سے یہ شعر غلط تھا۔ اسمیں بطن کا مفعول ثانی اور عجیب کا مبتدا دو در بطن قائل ہیں۔ اور آپکا ملہم عربی (جسکا ذکر اس سے پہلے دو اشتہاروں میں ہو) عربیت کے کوچہ سے نابلد اور نحو میں کچا ہے۔ اسلیے اس شعر کا ترجمہ خود ہی اونکو کرنا پڑا اور آپنے یہ ترجمہ کیا۔ کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائیگا۔ یہ کون گمان کرسکتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ اور خدا کے نزدیک سہل و آسان ہے۔ اس پیشگوئی (بیس نہیں لاف زنی و دروغ گوئی) نے مرزائی پارٹی کے گھر گھر نغمہ شادی کا رنگ بلند کیا۔ اور اس سرے سے اوس سرے تک نقارہ بجا دیا۔ اور یہ خیال پھیلا دیا کہ یہ خاکسار اعتقاد مرزا کا تابع ہو جاوے گا۔ اس خیال سے مرزائی مجھے بذریعہ خطوط مبارکبادیاں پہونچاتے ہیں۔ اور کئی بالمشافہ اگر یہ خوشخبری سناتے اور کہتے ہیں کہ اب ہم کو اپنے امام کیطرف سے آپکی تعظیم کا حکم ہو گیا ہے۔ اور خود بھی اونکے امام نے ایک رجسٹرڈ پمفلٹ خاکسار کے نام بھیجا تو اوسکے لفافہ پر بدست خاص و بقلم خود یہ عنوان لکھا۔ بخدمت حضرت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب جہاں ہوں وہیں پہونچے۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۹ مارچ ۱۹۰۲ء (جو آپکی سابق عادت دہ سالہ کے بالکل برخلاف وقوع میں آیا) اور بعض بلاد بعیدہ مدراس وغیرہ میں تو یہ بھی ان حضرات صادق المکالمات نے مشہور کر رکھا ہے کہ یہ خاکسار مرزا کا تابع و موافق ہو ہی گیا ہے۔ ان حضرات کے اس قول و اعتقاد پر کبھی اگر خاکسار گذشتہ دو سالوں کیطرح سکوت اختیار کرتا ہے تو یہ اپنے مرزائی ہوجانے کو تسلیم کرلیتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو جو اسکی رسے اعتقاد و محبت رکھتے ہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ ؎ اگر بینیم کہ نابینا و چاہ است ❊ اگر خاموش بنشینم گناہ است ❊ کا بمراتب بڑھکر مصداق ہے۔ اسوجہ سے خاکسار کو پھر ان سے لڑنا پڑا اور اسی غرض سے یہ الٹیمیٹم جاری کیا ہے۔ مگر یاد رہے کہ اس جنگ میں کوتاہ ہتھیاروں سے مرزا کے ہر ایک تقریر و تقلیر و لغو تحریرات کے جواب دینے سے مقابلہ نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ چھ سالوں کے چھ جلدوں میں کافی وافی ہو چکا ہے۔ بلکہ خاصکر اوسکی دروغگوئیوں اور لاف زنیوں پر گولہ باری اور تیر اندازی سے ڈیفنڈ (دفاع) عمل میں آئیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ پرافٹ قادیان اپنی خیر چاہتا ہے۔ تو اس پیشگوئی کو وہ مٹا کرے یعنی واپس لے یا منسوخ کرے (اگرچہ مسلمانوں کے نزدیک نسخ اخبار جائز نہیں مگر اسکو مسلمانوں اور اونکے اصول و مسائل سے کیا کام ہے) یا اس پیشگوئی کی ایسی تاویل کرے جیسے پیشگوئی متعلق عبداللہ آتھم اور شوہر ثانی منکوحہ آسمانی کی تاویل کر دی تھی نہیں تو نمبر آئندہ سے گولہ باری شروع ہو جاوے گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

بقیہ مضمون صفحہ ۳

نے وحی الٰہی مان لیا ہے۔ دیکھو تفسیر چکڑالوی صفحہ ۱۸۶۔ جنکی عبارات اس رسالہ بصفحہ (۳۱، ۳۲، ۳۳) منقول ہیں وہ وحی خفی نہیں تو کیا جلی ہے۔ **مغالطہ نمبر ۳** صفحہ ۱۸ مسائل صرف ونحو کا سوال قرآن سے بیجا ہے۔ **وجہ**۔ جو شخص قرآن کے علاوہ حدیث نبوی کو بھی نہ مانے اُس سے یہ سوال بیجا ہے۔ کہ وہ جس بات کا مدعی ہو وہ قرآن ہی سے نکالے۔

مغالطہ نمبر ۴۔ صفحہ ۱۹ عہد بمعنے تعریف لغت میں آیا ہے۔ **وجہ** الف لام عہدی وجنسی واستغراقی لغوی نہیں اصطلاحی ہیں۔ انکی نسبت لغت کو پیش کرنا ناواقفی اور بےعلمی کا اظہار ہے۔

مغالطہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹ جنس لغت میں مثل اور ہمشکل کو کہتے ہیں۔ **وجہ** جنس کے جو الف لام جنسی سے مراد ہوتی ہے معنے لغوی مثل مراد بتانا اصطلاحات علم سے جہالت کا اقرار کرنا اور پھر بحث اور جواب کے لیے تیار ہو جانا۔ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔

مغالطہ نمبر ۶ صفحہ ۱۲ بیوی اور اُسکی چچازاد بہین ایسے ذی القربےٰ نہیں جیسے دو بہنیں۔ **وجہ** جس آیت میں احسان ذوے القربیٰ کا حکم ہے وہان یہ قید کہاں ہے کہ جو دو بہنوں کی مثل ہوں انہیں پر احسان کرو۔ **مغالطہ نمبر ۷**۔ صفحہ ۱۸ مینے علت نہیں نکالی۔ الف لام الاختین کا ترجمہ کیا ہے۔ **وجہ** تثلیث نہ الف لام۔ الاختین کا ترجمہ ہے نہ کسی دوسری آیت کا مفاد۔

مغالطہ نمبر ۸۔ صفحہ ۲۰۔ الاختین کا الف لام استغراقی نہین جنسی ہے۔ **وجہ** کسی مدرسہ علوم اسلامیہ میں جاؤ۔ اور استغراقی وجنسی کے معنے دریافت کرو۔ ورنہ مُنہ بند رکھو ~ حلوا خوردن رُوے باید

مغالطہ نمبر ۹ صفحہ ۲۰ مولوی صاحب نے دخلتم بہن پر غور نہیں کیا۔ **وجہ**۔ مینے کب اور کہاں کہا ہے کہ غیر مدخولہ عورت کی نانیاں دادیاں بھی حرام ہیں۔

مغالطہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۵۔ فرزند نوح علیہ السّلام کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ تیرا اہل نہیں۔ **وجہ**۔ یہ تو نہیں کہا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں۔ اور حکم وراثت قرآن میں بیٹے اور غیر اولاد کیلئے ہے نہ اہل کے لیے جو تابعدار کہلاتا ہے۔ **مغالطہ نمبر ۱۱** صفحہ ۲۹۔ میں سارے مال کا صدقہ جائز نہیں سمجھتا۔ **وجہ**۔ پھر اس سے نو سطر پہلے کیوں کہتے ہو کہ وارثوں کے لیے ورثہ چھوڑنے کی تاکید نہیں ہے ہی ~

دروغگو را حافظہ نباشد۔

مغالطہ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۲۱۔ احادیث جمع حقیقی نماز مزدلفہ و عرفات باطل ہیں۔ اور عمل و رواج عام مسلمانوں کا لائق اقتدا ہے تو تقلید خاص ایک امام کی ہی لازم ہونی چاہیئے۔ توجہ۔ احادیث صحیحہ نبویہ کو باطل کہنا کفر ہے۔ اس کفر کی وجہ سے یہ ہمارا اجمالی بیان مضمون چکڑالوی پر اقبالی ڈگری کا مؤید ہوا۔ اور اس فعل نبوی میں تمام مسلمانوں کا اتباع تقلید بلادلیل نہیں ہے۔

مغالطہ نمبر ۱۳ صفحہ ۲۲۔ گدھے سے حمّلئین کو تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اسکو بئس یعنی بری تشبیہ کہا گیا ہے۔ اسلئے گدھا حرام ہے۔ انعام سے کافروں کو تشبیہ دی گئی ہے اور بئس یعنی برا نہیں کہا اس لیے انعام حرام نہیں۔ توجہ۔ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ چکڑالوی نے یہ بات مباحثہ کے دن کہنی تھی۔ علاوہ بریں یہ بھی شرم کر کے سوچنا چاہیئے کہ انعام سے کافروں کی تشبیہ کو بُرا نہیں کہا۔ تو کیا اچھا کہا ہے؟ اور وہ مقام ذم ہے؟ یا مقام مدح؟ اللہ کا قرآن غیر مکذب ہو بُرا ہے یا اچھا؟۔ افسوس یہ فہم ہے اور ایسا وسیع اجتہاد سراسر الحاد ہے۔

اس اجمال کو چکڑالوی کے خدا ترس مرید بے علمی کے سبب نہ سمجھ سکیں تو کسی اہل علم سے دریافت کریں۔ چکڑالوی سے تو یہ امید ہی نہیں کہ وہ اسکو سمجھے۔ بحمد اللہ و بتوفیقہ چکڑالوی کے رسالہ اشاعۃ القرآن کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا کہ جسکا جواب نہ لکھا گیا ہو۔ آیندہ سمجھنا اور اس سے نفع المسلمانوں کو پہنچے

چکڑالوی کی من گھڑت نماز کا مختصر رسالہ

چکڑالوی نے ایک رسالہ چھوٹے ۸ صفحہ کا شائع کیا ہے۔ جسمیں آنحضرت کی تعلیمی اسلامی نماز کے مقابلہ میں اسنے ایسی نماز شائع کی ہے جس میں بجائے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) وَانّ اللہ ہو العلی الکبیر تجویز کیا ہے۔ اور بجائے رکوع و سجود آیات قرآن کا پڑھنا اور بجائے سمع اللہ لمن حمدہ ربّنا ما خلقت ہذا باطلا۔ و بجائے التحیات ربّنا لا تؤاخذنا الخ و بجائے درود شریف سبحان ربک رب العزۃ الخ اور بجائے سلام معروف سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تجویز کیا ہے*۔ اس نماز کی پہلی تکبیر تحریمہ ہی غلط ہے عربی میں وان اللہ بالفتح شروع کلام میں نہیں آتا۔ اسکے اور اجزا و ارکان کا بطلان اسکے رسالہ مطول شائع کرنے پر عمل میں آئیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

---

* تعوذ و آمین کو بالکل اڑا دیا ہے۔

چکڑالوی پر اقبالی ڈگری

چکڑالوی نے ایک سالہ موسومہ **باشاعة القرآن** شائع کیا ہے۔ اسمین اکثر ان الزامات کو جو اشاعة السنة نمبر ۵ - ۶ - ۷ - جلد ۱۹ مین اسپر قائم کئے گئے ہین۔ تسلیم کرلیا ہے۔ اور بعض الزامات سے گو انکار بھی کیا ہے مگر اس انکار کے ساتھ انکا اقرار بھی اسکے کلام مین پایا جاتا ہے۔ جسکو وہ بحکم "دروغگو را حافظ نباشد" بھولتا یا دانستہ دھوکہ دہی کی غرض سے ان سے انکاری ہوتا ہے۔ لہذا وہ فتوے جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے۔ اور وہ نمبر ۷ جلد ۱۹ مین شائع ہوا ہے۔ اسپر اقبالی ڈگری ہے۔

اس مضمون مین اس فتوے کی تائید و تصدیق مین اور علماء کے فتوے جو پشاور۔ آرہ ضلع شاہ آباد وغیرہ اضلاع بنگال کے پہنچے ہین نقل کئے جائینگے۔ مگر اس نقل سے پہلے چکڑالوی کے تازہ اعترافات نقل کرنے ضروری ہین۔

پس واضح ہو کہ منجملہ ان الزامات کے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسپر فتوے کفر لگایا ہے۔ **بڑا بھاری الزام** یہ تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ احادیث کو جو احکام قرآن مجید کی تفصیل و تشریح کرتی ہین۔ یا انمین احکام قرآنی پر زیادتی پائی جاتی ہے۔ منکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف قرآن کے الفاظ کا ایک **چٹھی رسان** ڈاک خانہ یا **مذکوری تحصیل** کی مثل مبلغ (پیغام رسان) جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالی کی طرف سے تشریع احکام حلال و حرام و توضیح و تشریح مطالب و معانی قرآن کا منصب عطا ہونے کا منکر ہے۔ سو اس **الزام** کا اس نے اس رسالہ مین **کھلے بند** اقرار کرلیا ہے۔ اور سابق سے بڑھکر احادیث نبویہ سے جنمین احکام قرآن کی تشریح یا انپر زیادتی پائی جاتی ہے۔ صاف و صریح انکار کیا ہے۔ **سوال اول** خاکسار کے جواب مین تو اسنے تعلیم عملی مین حدیث شریف کی ضرورت و سخت احتیاج کو تسلیم کیا تھا۔ (اشاعة السنة نمبر ۵ - جلد ۱۹ و مباحثہ مطبوعہ چکڑالوی صفحہ ۴ ملاحظہ ہو) اور اب حدیث نبوی سے بلا تفصیل و بغیر تمیز کے کلی انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کے

صفحہ ۳۰ پر آگے اصطلاحی حدیث پر بحث شروع کرکے کہا ہے۔

اہل حدیث کا اعتقاد ہے۔ کہ رسول اللہ پر دو طرح کی وحی آتی تھی۔ ایک وحی جلی یا متلو۔ دوسری وحی خفی یا غیر متلو۔ وحی جلی سے مراد قرآن ہے وحی خفی سے حدیث رسول اور یہ بھی انکا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید مین جسقدر احکام بیان ہوئے ہین وہ سب کے سب مجمل ہین وحی خفی مین انکی تفصیل کی گئی ہے اگر یہ تفصیل و تشریح نہ ہوتی۔ تو قرآن مجید کے کسی حکم پر بھی عمل کرنا ممکن نہ تہا۔ (اس اعتقاد نمبر ۲ کے بیان مین چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر افترا کیا ہے۔ اہلحدیث یا اہل فقہ یا اہل کلام یا اہل اصول مین سے کوئی بھی یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ جسقدر احکام قرآن مین بیان ہوئے ہین۔ وہ سب کے سب مجمل ہین۔ حدیث انکی تفصیل نہ کرتی تو قرآن مجید کے کسی حکم حکم پر بھی عمل ممکن نہ تہا۔ بلکہ برخلاف اس اعتقاد کے اس فتوے مین جو نمبر ۱ مین منقول ہے بصفحہ ۲۱۲۔ سطر ۱۰۔ صاف تصریح ہے۔ کہ ایک حکم بھی منجملہ ان احکام کے جو شرعی اور اسلامی اصطلاح کے احکام ہین۔ اور صرف لغت عرب انکے سمجھنے کیلئے کافی نہین بغیر مدد حدیث اور تفسیر نبوی کے سمجھ اور عمل مین نہین آسکتا"۔ ناظرین ان الفاظ **منجملہ ان احکام** اور **اسلامی اصطلاح** اور **لغت عرب** کو ملاحظہ کرین۔ اور چکڑالوی کے مفتری ہونے کا یقین کرین) پہر **چکڑالوی** نے صفحہ ۳۰ مین بیان اعتقاد اہلحدیث مین کہا ہے ۳ اور صدہا مسائل ایسے ہین جنکا قرآن مین ذکر نہین ہوا۔ وہ صرف وحی خفی کے ذریعے حدیث رسول مین بیان ہوئے ہین۔ اور بہت سے مسائل ایسے ہین۔ جو قرآن مجید اور حدیث رسول (حدیث مرفوع) مین نہین ہین۔ وہ حدیث صحابہ و تابعین (حدیث موقوف و حدیث مقطوع) سے ملتے ہین۔ (اس اعتقاد نمبر ۴ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا اور اہلحدیث پر دوسرا بہتان باندھا ہے۔ اہلحدیث حدیث موقوف اور حدیث مقطوع کو حجت شرعیہ نہین جانتے اور کسی ایک یا دو یا چار یا دس صحابی یا تابعی کے اختلافی قول یا فعل کو دلیل شرعی نہین سمجھتے*۔ ہان وہ تمام اہلسنت و الجماعت کے شمولیت مین جماعت

---

* مولوی سلام اللہ محشی جامع ترمذی کی ابتدا مین جو مطبوع ہے کہا ہے الموقوف مطلقا ماروی عن الصحابة من قول وفعل ولیس بحجة المقطوع ماجاء عن التابعین من اقوالھم وافعالھم ولیس بحجة ۱۲

صحابہ و تابعین و سلف صالحین کے اتفاقی و اجماعی اقوال و افعال کو اس حسن ظنی کے ساتھ کہ ان اقوال و افعال کی سند کتاب و سنت مین ہوگی۔ گو ہمکو اسپر اطلاع نہ ہوئی ہو۔ لائق تمسک سمجھتے ہین۔ اور اوسکو حق بالسنۃ اور سبیل المومنین خیال کرتے ہین) پھر چکڑالوی نے بیان معتقدات اہلحدیث مین کہا ہے۔ اور قرآن مجید شہادت و حکم دیتا ہے کہ حدیث نہایت ہی ضروری چیز اور واجب الاتباع ہے۔ اور جس طرح تواتر سے ہمکو قرآن شریف پوہنچا ہے۔ اسی طرح حدیث بھی پہنچ گئی ہے۔ (اس اعتقاد نمبر ۹ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر تیسرا افترا کیا ہے۔ اہلحدیث۔ فقہا۔ اصولی وغیرہ اسلامی دسی فرقون سے کوئی قائل نہین ہین کہ احادیث سب کی سب تواتر کے ساتھ پونچی ہین۔ بلکہ وہ سب جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین۔ احادیث مرویہ کی تین اقسام (متواتر۔ مشہور۔ خبر واحد) بیان کرتے چلے آئے ہین۔ اور خبر واحد کے تواتر سے پہنچنے کا کوئی قائل نہین۔ اصل الزام جو ص۲ نمبر جلد ۱۹ مین چکڑالوی پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ ہے۔ کہ اگر چکڑالوی صحابہ کو دل سے ایسا ہی (منافق) جانتا ہے۔ اور حدیث کو اسوجہ سے بے اعتبار ٹھہراتا ہے۔ کہ اسکے راوی یہی اصحاب نبوی ہین۔ تو اسکو چاہیے کہ قرآن کو بھی بے اعتبار ٹھہراوے۔ اور اسلام کو بھی سلام اور خیر باد کہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے راویان بھی یہی اصحاب نبوی ہین اور قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھلے لوگون تک بلا واسطہ اصحاب خود نہین پونچایا۔ اور اسکو کسی مطبع مین چھپوا کر یا اسکی ہزارہا قلمی نقلین لکھوا کر آفاق مین شائع نہین کیا۔ پھر صفحہ ۲۷ مین کہا گیا تھا۔ کہ اگر حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین جمع نہونا دوسری یا تیسری صدی مین جمع ہونا اسکے نزدیک حدیث کی بے اعتباری کا موجب ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن کا بھی اعتبار نہ کرے۔ کیونکہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت خلیفہ اول پھر خلافت خلیفہ چہارم مین جمع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اس ہیئت و ترتیب سے جو اسمین پائی جاتی ہے۔ ایک جگہ جمع نہین ہوا۔ اس دندان شکن الزام کو تو چکڑالوی نے اہلحدیث کی طرف سے نقل نہین کیا اور بیچ سے اسکے اور ششم افترا کرکے انکی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ان مفتریات خمسہ کے افترا سے چکڑالوی کی غرض یہ ہے۔ کہ ان مفتریات کے قرآن مجید سے ثابت ہونے سے اہلحدیث پر اعتراض ہی قائم کرے۔ کہ جو امر قرآن سے

ثابت نہین اسکو انکار کی وجہ سے اسکو کافر کیون کیا گیا ہے۔ اِن چھ امور کو بیان کرنے کے بعد اسنے ہر ایک امر پر ملا انکار کیا ہے۔ اور بزعم خود معتزلہ وغیرہ فرقہ ضالہ کی مانند قرآن مجید کی آیات سے اس انکار کی سند و وجہ ثبوت پیش کی ہے۔

اس مقام مین ہر ایک امر سے اسکا انکار کو اسیکے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے اور جو آیات اس انکار کی وجہ ثبوت مین اسنے پیش کئے ہین۔ انکا جواب ختم مضمون کے بعد خاتمہ مین دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ امر اول سے انکار کی سند و ثبوت مین اسنے متعدد آیات قرآن جنمین قرآن کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ "وہ خدا کی طرف سے وحی ہے اور وہ افترا نہین ہے"۔ اور اسکی مثل کوئی شخص بنا نہین سکتا"۔ اور وہ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے"۔ نقل کرکے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حدیث خدا تعالیٰ نے نہین اُتاری اسکی وحی خدا کی طرف سے نہین ہوئی اسکے مطابق حکم کرنے والے کافر ہین ظالم ہین فاسق ہین۔ چنانچہ صفحہ ۳۸ مین اسنے کہا ہے۔ حدیثون کی مثل حدیثین بن سکتی ہین۔ چنانچہ واقع مین لاکھون بن گئین ہین پس حدیث وحی نہین ہو سکتی۔ اور صفحہ ۴۲ مین کہا ہے وما یوحی (خدا کی طرف سے وحی شدہ) وما انزل اللہ (خدا کی اتاری ہوئی چیز) صرف قرآن مجید ہے۔ اور بس۔ اور تمام قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کسی جگہ سے یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ قرآن شریف کے ساتھ کوئی اور شئے بھی رسول اللہ پر نازل ہوئی تھی۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مین قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے دین اسلام مین حکم کریگا۔ تو وہ مطابق آیت مذکورہ بالا کافر۔ ظالم اور فاسق ہو جائیگا۔ اور صفحہ ۴۴ مین کہا ہے۔ دوسری چیز جسکو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے اسکے رسول اللہ پر نازل ہونیکا کچھ پتہ نہین چلتا"۔

یہ صاف و صریح چکڑالوی کے اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا منکر ہے اور حدیث کو خدا کی طرف سے نازل اور وحی الٰہی نہین جانتا۔ آگے چلکر اس سے بھی بڑھکر اسنے انکار منقولہ ص ۲۹۲ وغیرہ امر دوم کے متعلق جو اسنے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملا دیا ہے۔ اس سے انکار کے سبب تو اسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ اور جو واقعی اہل حدیث کا اعتقاد ہے کہ احکام

قرآنی متعلقہ اصطلاح اسلامی جنکے سمجھنے کے لئے لغت عرب کافی نہین۔ بغیر مدد حدیث نبوی کے سمجھہ اور عمل مین نہین آسکتے اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ مین انکار کیا۔ اور اس انکار کے ثبوت مین چند آیات کو جنمین قرآن مجید کو تفصیل و مفصل فرمایا گیا ہے نقل کرکے کہا ہے۔ پس جبکہ شریعت مین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ (اس لفظ کو ناظرین انصاف سے دیکھین اور چکڑالوی دروغگو سے دریافت کرین۔ کہ من کل الوجوہ کس لفظ قرآن مجید کا ترجمہ ہے) مفصل و مشرح طور پر بیان ہوگئی ہے۔ تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت ہے۔

امر سوم سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۹ و ۵۰ مین انکار کرکے اسکی تائید مین وہی آیات جنمین قرآن مجید کو تفصیل و تبیان فرمایا ہے۔ نقل کرکے صـ۵۱ مین اس سے انکاری نتیجہ نکالا اور یہ کہا ہے۔ پس وحی خفی یا حدیث کی کونسی حاجت باقی رہ گئی۔

امر چہارم مین جو چکڑالوی نے اہلحدیث کے اعتقاد مین ازخود جھوٹ ملایا ہے۔ اسکے انکار سے تو کوئی الزام اسپر لگایا نہین گیا۔ اور جو واقعی اہلحدیث کا اعتقاد ہے کہ اقوال و افعال اجماعی و اتفاقی صحابہ تابعین و سلف صالحین لائق اقتدا و تمسک ہین۔ اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۳ وغیرہ مین انکار کیا۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ آیت ارشاد اتباع سبیل المؤمنین مین سے صحابہ وغیرہ ہرگز مراد نہین۔ بلکہ رسل و انبیاء مراد ہین۔ المومنین مین الف لام حرفی استغراقی صفاتی ہے (دیکھو مختصر المعانی و مطول وغیرہ) لہذا المؤمنین کے معنے ہین ایسے مؤمنین جو نہایت ہی اعلے درجے کامل صفات جامع کمالات ہون اور وہ صرف رسول ہی ہین"۔

امر پنجم سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۵ مین صاف انکار کیا ہے اور اس انکار کی کوئی سند دلیل بیان نہین کی بلکہ جن آیات قرآنیہ سے فتوے مین حدیث کا واجب الاتباع ہونا ثابت کیا گیا تھا انکا لغو اور بیہودہ جواب دیا ہے۔ اس جواب کا جواب بعد ختم مضمون خاتمہ مین دیا جائیگا انشاء اللہ یہان صرف اسکا انکار نقل کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ امر پنجم کیا قرآن مجید حدیث کو واجب الاتباع ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ مولوی احمداللہ صاحب امرتسری نے اپنی تحریر مین جو چودہ آیات

درج کی ہین جن سے اُنہون نے بزعم خود حدیث کو واجب الاتباع کہا ہے۔ لیکن اِن آیات مین سے کسی سے بھی ہرگز ہرگز حدیث کی وجود تک کا ثبوت نہین ملتا۔

امر ششم کے متعلق جو چکڑالوی نے اہل حدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملایا ہے۔ اُس کے سبب تو اُسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ **اصل الزام** جو اُسپر قایم کیا گیا تھا[1]۔ اسکا جواب اُسنے یہ دیا ہے کہ قرآن مجید کو اصحاب نبوی نے ہمکو نہین پہونچایا۔ اور نہ انہون نے اُسکو لکھا۔ اور نہ جمع کیا۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ سے نقل ہو کر نازل ہوا تھا۔ صفحہ ۷۳ سے ۸۰ تک اُسنے اس مضمون کی آیات قرآن جنمین ارشاد ہوا ہے۔ "کہ اُس کتاب مین شک نہین"۔ "اِس کتاب کی آیات باحکمت مین"۔ "ہمنے ایسی کتاب بھیجی ہے۔ جو مفصل ہے"۔ "یہ کتاب لکھی ہوئی ہے اسکو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے" "یہ کتاب لوح محفوظ مین ہے۔ جسکو پاک فرشتے چھوتے ہین" "یہ قرآن رمضان مین اترا ہے"۔ نقل کر کے اسے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن کتاب کی صورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین لکھا گیا اور جمع ہو گیا تھا۔ جسکو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے۔ چنانچہ صفحہ ۷۷ مین کہا ہے۔ "اصل بات یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس پاک کتاب کا جامع اور مؤلف ہے یعنے اسکی جمع اور تالیف نہ کسی صحابی نے کی ہے نہ کسی جن و بشر نے یہانتک کہ جبرائیل امین اور محمد کا بھی اسمین دخل نہین۔ چہ جائیکہ کسی اور انسان کا"۔

(چکڑالوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس مقام مین صرف محمد کہا ہے۔ اور صفحہ ۷۲ مین حضرت محمد عربی۔ اور ایک اور جگہ حضرت مصطفیٰ صاحب جیسے بعض مہذب ہندو و عیسائی وغیرہ اہل اسلام سے مکالمہ و خطاب کے وقت آپکا نام لیتے ہین۔ اور اسم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ لفظ نبی یا رسول کہا ہے۔ اور نہ درود و سلام کا لفظ ملایا۔ یہ سوادبی و بے تعظیمی چکڑالوی کی اُس اعتقاد کا نتیجہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمنزلہ ایک چٹھی رسان یا مذکوری تحصیل جانتا ہے۔

بلکہ ان احادیث کی نظر سے جو اسکے خیال مین قرآن کے مضمون سے زاید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب التعظیم نہین سمجھتا چنانچہ ص ۹۲ اور ص ۹۹ رسالہ مین لکھہ چکا ہے جسکی اصل عبارت صفحہ ۹

---

[1] جو صفحہ ۲۸۷ مین منقول ہے ۱۲

۲۲

مین منقول ہوگی ۔) نعوذ باللہ من ہذہ الجسارۃ وسوء الادب)

اور صفحہ ۷۹ مین کہا ہے کہ رسول اللہ نے قرآن کریم کو اس تالیف و وضع و ترتیب ترکیب پر لکھوایا اور جمع کر دیا ہے جسطرح کہ وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا موجود ہے ۔ اور جیسے جبرائیل کو وہان سے نقل ہو کر ملا ۔ اور صفحہ ۸۰ مین کہا ہے یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ تمام قرآن مجید رسول اللہ کی زندگی ہی مین کامل ترتیب کے ساتھ حسب تعلیم وہدایت جبرائیل لکھا گیا تھا اور یہ باترتیب جمع ہو گیا تھا اور جس طرح لوح محفوظ سے نقل ہو کر ملا تھا اُسنے اسی طرح آگے پڑھا اور نقل کروا دیا ۔ پھر چکڑالوی نے از خود یہ سوال کیا کہ قرآن مجید سارے کا سارا ایک دفعہ پیغمبر صاحب پر نازل نہین ہوا کہ آپنے اسکو ایک کتاب کی صورت مین لکھوا دیا ہو ۔ یہ تو تھوڑا تھوڑا آپ پر نازل ہوا ہے ۔ اور جس ترتیب کے ساتھ اب لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے ۔ اس ترتیب پر نازل نہین ہوتا تھا ۔ پھر آپکے زمانہ مین کیونکر اس ترتیب کے ساتھ جمع ہو سکتا تھا ۔

پھر خود ہی اسکا جواب یہ دیا ہے ۔ کہ کیا خدا تعالےٰ و جبرائیل و محمد تینوں ایسی کوئی تجویز نہ سوچ سکتے تھے کہ جسقدر قرآن مجید اترتا جائے ۔ اسی قدر ترتیب وار جمع ہوتا جائے ۔ کیا یہ ممکن نہین ہے کہ خالی ورقون کی ایک کتاب رسول اللہ نے جلد کرالی ہو ۔ اور ہر ایک سورہ کو کچھ کچھ ورق چھوڑ کر لکھنا شروع کر دیا ہو ۔ اور جون جون آیات نازل ہوتی گئین ۔ انکو جس صورت مین جبرائیل نے کہا لکھ دیا ہو اور اسی طرح رفتہ رفتہ کتاب مکمل ہو گئی ہو ۔ سرکاری محکمون ساہوکارون بلکہ چھوٹے چھوٹے دکاندارون کی ہان بھی ایسے خالی ورقون کی کتابین ہوتی ہین ۔ جنمین کچھ کچھ فاصلے پر مختلف لوگون کے نام لکھے ہوتے ہین ۔ اور پھر وقتاً فوقتاً ہر ایک شخص کا حساب اسکے نام کے نیچے درج ہوتا رہتا ہے ۔ حتےٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کتاب بالکل پُر ہو جاتی ہے ۔ پس ایسا آسان اور مفید طریق جمع کا قرآن مجید کے لیئے کیون اختیار نہ کیا ہو گا ۔"

یہ من گھڑت تجویز قرآن کے جمع و ترتیب کی نسبت بیان کرنیکے بعد چکڑالوی بے اعتباری حدیث کی طرف متوجہ ہوا اور صفحہ ۸۱ مین کہا ہے ۔ حدیثین دو قسم کی ہین ایک تو وہ جنکے مضامین قرآن مجید

سے بالکل جدا اور علیحدہ اور زیادہ ہین - چونکہ یہ امر پہلے ثابت ہو چکا ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالی کی طرف سے اترا ہے - سوا اسکے اور کوئی چیز نہین اتری اور یہ کہ ہم صرف ما انزل اللہ کے اتباع کے لیئے مامور ہین پس اس قسم کی احادیث (جنکے مضامین قرآن مجید سے زاید ہین) بالفرض والتقدیر اگر رسول اللہ سے یقینی اور قطعی طور پر بھی ثابت ہو جائین (جو ناممکن ہے) تو بھی وہ ہمارے لیئے واجب الاتباع نہین ہین - کیونکہ وہ **ما انزل اللہ** نہین ہین - دوسری قسم کی احادیث وہ ہین جنمین قرآن شریف ہی کے مضامین ہین - یہ حدیثین ازروے روایت صحیح ہون یا ضعیف بہرحال وہ باطل نہین کیونکہ وہ ما انزل ہی کا مضمون ہین - پس ایسی حدیثون کے راویون کے حال پر بحث کرنا بھی فضول ہے - الغرض ہمکو اس امر کے تلاش کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہین کہ آیا ہمین صحیح صحیح پہنچ گئی ہین یا نہین -

یہ **چکڑالوی** کی صاف اور صریح اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا (جسمین قرآن مجید کے احکام پر زیادتی یا انکی تشریح پائی جاتی ہے) منکر ہے - صحابہ وغیرہ راویان کا اور روایت حدیث کا وہ کچھ اعتبار نہین کرتا - حدیث کے نظر و اعتبار کو وہ فضول جانتا ہے - اور جس الزام کی نظر سے علماء وقت نے اسکو کافر کہا ہے اسکو بڑے فخر سے اور بغیر کسی تاویل کے تسلیم و قبول کرتا ہے - ان **اعترافات** سے بڑھکر اسکے **اعترافات نمبر** (۲۳) مین منقول ہونگے - انمین اسنے پیروی حدیث نبوی کو **طاغوت** کی پیروی قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی ہے - **دوسرا الزام** (مستلزم کفر) اسپر یہ لگایا گیا ہے - کہ وہ جملہ کتب احادیث کو جلانے کے قابل کہتا ہے - **تیسرا الزام مستلزم کفر** یہ کہ وہ مردون کے لیئے سونا اور ریشم پہننے کو حلال کہتا ہے - سو ان الزامات کو اسنے صریح الفاظ سے تسلیم نہین کیا مگر ان الزامات کا انکار بھی نہین کیا جیسے بعض الزامات جنکو وہ بزعم خود ناحق سمجھتا تھا - انکار کیا ہے - اور اگر وہ ان الزامون کو درست نہ سمجھتا تو ان الزامات مین جنکو وہ ناحق سمجھتا تھا انکو بھی شامل کرتا ان الزامات کو ان الزامات مین شامل نہ کرنے اور انکے انکار سے اسکے ساکت رہنے بحکم **السکوت فی معرض البیان بیان** ثابت

ہوتا ہے کہ وہ ان الزامات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

ان الزامات مستلزم کفر کے علاوہ چند الزامات اُسپر ایسے لگائے گئے تھے جنکی نظر سے علمار وقت نے اسکو گمراہ و مبتدع و معتزلہ وغیرہ کہا تھا۔ انکو بھی اُسنے اس رسالہ مین بلا دھڑک مان لیا ہے۔ اور معتزلہ وغیرہ کی طرح اُنکی تایید مین آیات قرآن کو پیش کیا ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام انکار نسخ** ہے۔ اُسکی نسبت اُسنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ مین یون اعتراف کیا ہے۔ مین اسکے متعلق اپنی تفسیر مین صفحہ ۳۱۰ سے ۳۳۱ تک بتفصیل بحث کرچکا ہون اور یہی بحث رسالہ کی صورت مین علیحدہ چھپ گئی ہین جسکا نام **الرد النسخ المشہور فی کلام الرب الغفور** ہے) اس نام مین لفظ رد صاف مشعر ہے کہ وہ نسخ سے منکر ہے (جیسے ابو مسلم جاحظ وغیرہ معتزلہ قدیم اور زمانہ حال کے پیر نیچر علیگڈہ اس سے منکر ہین) اور تفسیر چکڑالوی کی ان صفحات مین جن کا وہ حوالہ دیتا ہے اسکا صاف صریح انکار موجود ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام مردہ کو صدقہ** کھانا وغیرہ کا ثواب پہنچنے سے انکار کرنا ہے۔ اس الزام کو اُسنے صفحہ ۴ مین رسالہ کے تسلیم کرلیا ہے۔ اور کہا ہے۔ بے شک میرا اعتقاد ہے کہ مردہ کو بدنی عبادات یا مالی صدقہ وغیرہ کا کسی چیز کا ثواب نہین پہنچتا۔ پہر اس انکار پر چند آیات سے استدلال کیا ہے۔ جن سے قدیم معتزلہ نے استدلال کیا ہے۔ و ازانجملہ ایک الزام **شفاعت** انبیا سے انکار ہے۔ سو اسکو اسنے **صفحہ ۴** رسالہ مین تسلیم کرلیا اور کہا ہے۔ شفاعت کرنے سے یہ مراد لیجاتی ہے۔ کہ جب لوگ میدان حشر مین تنگ آکر انبیاء کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کے پاس جاکر ہماری سفارش کرین تو اوسوقت سب انبیاء کچھ نہ کچھ عذر کرینگے اور پھر اخیر مین محمد رسول اللہ کے پاس آئینگے اور آپ سفارش کرینگے"۔ اس شفاعت کا مین بے شک منکر ہون۔ کیونکہ اس تمام قصے کا قرآن مجید مین کہین بھی ذکر نہین۔ پہر اس انکار کی تائید مین چند آیات قرآنی کو پیش کیا ہے۔ جنکو معتزلہ وغیرہ شفاعت کی دلیل بنائے ہین۔

وازانجملہ ایک الزام نماز تراویح کو ضلالت کہتا ہے۔ اس الزام کا بھی اسنے اقرار ۳

کر لیا ہے اور کہا ہے۔ کہ اسکے متعلق ایک علیحدہ رسالہ لکھا جا چکا ہے جسکا نام **البیان الصریح لاثبات کیاتہ التراویح** ہے۔ اس رسالہ کے بھی نام ہی سے اسکا مضمون سمجھ آسکتا ہے اور اس رسالہ کے صـ۲۳ سطر ۲۴ مین نماز تراویح کو جو باجماعت مسجد مین ادا ہو بدعت اور صفحہ ۳۰ سطر ۱۱ و ۱۲ مین بدعت ضلالت مفضی الی النار (آگ کی طرف پہنچانے والی) اور صـ۳۹ سطر ۵ مین بدعت ضالہ مردود نہ ہو تو اور صفحہ ۴۲ سطر ۹ و ۱۰ مین بدکاری ضلالت وخباثت نجاست کہا ہے۔

وازانجملہ ایک الزام یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۸ فعل شیطانی سرزد ہونیکا قائل ہے۔ اسنے رسالہ کے صـ۴۲ و ۴۳ مین وہ آیت نقل کی ہے جسمین یہ ذکر ہے کہ نبیون اور رسولون کی بات مین شیطان نے کچھ ملا دیا تو ہمنے شیطان کی بات کو مٹا کر اپنی آیات کو محکم کر دیا۔ اسکے بعد یہ کہا ہے کہ مطابق آیت بالا دوسرے رسول کی طرح رسول اللہ کی زبان مبارک سے بھی دین اسلام کے متعلق دو چیزین ظاہر ہوتی تھین یا تو کتاب اللہ یا سہوًا کوئی آپکا اپنا خیال وقیاس وآرزو جس مین القاء شیطانی موجود ہوتا تھا پس آپ کی آرزو کو اللہ تعالے منسوخ کرکے اپنی کتاب کی آیات کو ثابت کرتا رہا ہے۔ رسول اللہ کے تمام زمانہ رسالت مین دین اسلام مین جسقدر ایسے خیالات و آرزو سہوًا آپ کی زبان مبارک سے ظاہر ہوتے رہے ہین۔ خاکسار کے علم کے مطابق انکی تعداد اٹھارہ سے زیادہ نہین ہے کم ہو تو ہو پہر اسکی تمثیل مین چار واقعہ چکڑالوی نے نقل کئے ہین۔ اوّل آپکا بیوی کی خاطر سے کسی حلال چیز کی نسبت قسم کہانا دوسرا خولہ رض کو اسکے خاوند کے ظہار کے سبب حرام کہدینا۔ تیسرا بعض لوگون کو جنگ مین نہ جانے کی اجازت دینا۔ چوتھا ایک رئیس قریش کے وعظ مین متوجہ ہونے کی وجہ سے ایک اندھے سے منہ پہیرنا۔

چکڑالوی کے یہ اعتراضات اسکے عبارات سے ہمنے نقل کردی ہین۔ تو اب اسپر وہ فتوائے تکفیر وتبدیع جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے۔ اقبالی ڈگری ہے۔ لہذا اب ہم اس فتوائے کی تائید مین دوسرے علماء کے فتاوے جو من بعد موصول ہوئے ہین نقل کرتے ہین۔

فتاوے علماء پشاور و اطراف آن

حامدًا و مصلیًا یقول الراجی عفو ربه الکریم المفتی عبد الرحیم البشاوری ان قائل هذه الکلمات المذکورة فی صفحہ ۱۴۲ من اشاعة السنة للمولوی محمد حسین البٹالوی کافر مبدع لا شک فی کفره اذ هذه الکلمات مخالفة عن عقائد السلف والخلف رحمهم اللہ ۱۲

ترجمہ معانی رب کریم کا امیدوار مفتی عبد الرحیم پشاوری کہتا ہے کہ ان کلمات کا جو صفحہ ۱۴۲ مین رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۹ کے منقول ہین کافر اور بدعتی ہے۔ اسکے کفر مین کوئی شک نہین کیونکہ یہ کلمات عقائد سلف خلف سے مخالف ہین۔

حررہ العبد الاثیم المفتی عبد الرحیم عفا عنہ ربہ الکریم فی تاریخ
۱۵ من جمادی الثانیہ

من اهان الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم او قال لم یطلع علی ما هو من ضروریات الدین فقد کفر لا شک فی کفره واحادیث الصحاح حق آمنا بها کما آمنا بالقرآن المجید وما قال علمائنا فی حق الچکڑالوی فهو حق وهم علی الصواب فی هذا الامر جزاهم اللہ خیرًا

الراقم المفتی مسعود خلف المفتی برکۃ اللہ۔

ترجمہ جو شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرے اور یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ضروریات دین کی خبر نہ تھی (جو اس شخص کو سوجھی ہین) وہ بلا شک کافر ہے۔ اور احادیث صحاح حق ہین ہم انپر ایمان لا چکے ہین جیسا کہ قرآن مجید پر ایمان لائے ہین اور جو ہمارے علما اہلسنت نے چکڑالوی کے حق مین کہا ہے (کہ وہ کافر ہے) وہ درست ہے۔ اسکو کافر کہنے مین علماء راستی پر ہین۔

لا یخفی علی من له رائحة من الاسلام ان الانکار عن وجوب اتباع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

ترجمہ جس شخص کو اسلام کی بو بھی پہنچی ہو اسپر یہ بات مخفی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

واصحابه وسلم لیس الا انکار عن قوله تعالیٰ وما اتٰکم
الرسول فخذوه وما نھٰکم عنه فانتھوا الآیة و
یلزم منه کذب فی قوله تعالیٰ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ
ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره
المشرکون فمن اعتقد الاعتقادات الباطلة
المشتملة علی توهین الانبیاء خصوصًا علیٰ
تخفیف سیدنا خاتم النبیین سید المرسلین
الموید بالحجج والبینات الذی یجب اتباعه علیٰ
کافة الانام من الخواص والعوام کما هو
المستفاد من قوله تعالیٰ الذین یتبعون النبی
الامی الذی یجدونه مکتوبًا عندهم فی
التورات والانجیل الآیة کما هی منقولة
عن عبد الله الچکڑالوی فی صفحه ۱۴۲
لاشک فی کفره وکفر من سلک مسلکه ویعتقد
معتقداته هذا ما وجب علیّ وعلی الله
فلیتوکل المؤمنون۔

پیروی واجب ہے اس پیروی سے انکار خدا تعالیٰ
کے اس قول کو ماننے سے انکار ہے۔ جسمین ارشاد
ہے کہ رسول تمکو جو (حکم) دے وہ لے لو۔ جس سے
روکے رک جاؤ۔ اور نیز آنحضرتؐ کی پیروی واجب
ہونے سے انکار اس قول خداوندی کو جھوٹا کہنا ہے
جسمین ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو ہدایت
اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو سب دینوں
پر غالب کرے اگرچہ مشرکین اس سے ناخوش ہوں پس
جو شخص ایسے باطل اعتقادات رکھے جنمین تمام انبیاء
خصوصًا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (جو
روشن دلائل و گواہیوں سے خدا کی طرف سے موید
اور انکی پیروی تمام مخلوق پر واجب ہے، جیسا کہ اُس
آیت سے ثابت ہوتا ہے جسمین حق تعالیٰ نے
مومنون کی تعریف کی ہے کہ وہ نبی اُمی کی پیروی کرتے
ہین جسکو توریت وانجیل مین لکھا ہوا پاتے ہین)
توہین پائی جاتی ہے جیسا کہ چکڑالوی سے بصفحہ ۱۴۲
نمبر ۷ جلد ۱۹ رسالہ اشاعۃ السنۃ منقول ہین۔ انکے کافر ہونے مین کوئی شک نہین۔ ایسا ہی
اس شخص کے کفر مین شک نہیں جو اسکی چال چلے اور اسکے اعتقادات کا معتقد ہو

کریما کرم کن سید جلال
ساکن تھانہ ماڑی پشاور

الراقم:-
خادم العلماء خاکسار مولوی محمد نور
امام ومدرس مسجد قاسم علیخان شہر پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

۲۲

هذا هو الحق ولنعم ما قال المجیب ان الچکڑالوی کافر

قاضی احمد ساکن قریہ لنڈی

ترجمہ: مجیب نے خوب کہا ہے کہ چکڑالوی کافر ہے۔

ایہا الچکڑالوی لعنة الله علیك وعلی اتباعك علیك بشد الزنار والجلوس فی کناسة الکفار۔

محمد شاکر الله

ترجمہ اے چکڑالوی تجھپر اور تیرے پیروان پر خدا کی لعنت ہے، تو نے رسول خدا کی پیروی سے انکار کیا ہے تو تجھکو چاہیئے کہ اب تو زنار پہن لے اور کفار کے دوارہ مین جا بیٹھ۔

اعتقادات الچکڑالوی مخالفة لکافة الانام من اهل الاسلام وسوء اعتقاده فی حق الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین وهجوه الصریح فی حق خاتم النبیین من الکفر الصریح اعاذنا الله منه آمین لقوله تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه الآیة

العبد

محمد خانپوری

چکڑالوی کے اعتقادات تمام اہل اسلام کے خلاف ہین اور اسکا اصحاب نبوی کی نسبت بد اعتقاد ہونا اور آنحضرت خاتم النبیین کی ہجو کرنا کھلا کفر ہے خداتعالی ہمکو اس سے بچا دے۔ اسپر دلیل یہ قول خداوندی ہے جسمین ارشاد ہے جو شخص رسول اللہ کی مخالفت کرے اسکے بعد کہ اسکو آنحضرت کی راہ ہدایت معلوم ہو جاوے اور وہ مومنون کی راہ کے سوا اور راہ چلے اسکو ہم ادہر ہی پہیر دینگے جدہر وہ پہر گیا اور اسکو جہنم مین داخل کرینگے۔ اور وہ بری پہرنیکی جگہ ہے اور یہ قول خداوندی جسمین خدا تعالے نے اصحاب کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ پہلا ایمان مین اگاڑی پڑہنے والے ہین اللہ تعالی انسے راضی ہے اور وہ خدا تعالے سے راضی ہوے۔

لا شك ان هذا الشخص الذی ذکرت عقائده

ترجمہ: اس مین شک نہین کہ یہ شخص جسکے اقوال و عقائد اوپر

داخوا الذی فی ھذہ الاوراق التی بلغتنا منہ ہم الدین وزادۃ الملحدین اعنی جناب المولوی محمد حسین ضالٌ مضلٌ متبعٌ غیر سبیل المؤمنین والسلف الصالحین ھداہ اللہ الی صراط المستقیم۔

مین منقول ہین مولوی محمد حسین صاحب سے ہم کو پہنچے ہین گمراہ ہے اور ون کو گمراہ کرنے والا مومنین کے راستہ سے اور سلف صالحین کے خلاف چلنے والا خدا اسکو سیدہی راہ چلاوے

کتبہ عبد الرحمن باجازت الراجی الی الحنان المنان حافظ محمد رمضان

فتوائے مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد بنگال (نمبری ۸۰)

ایسا شخص جسکے ہذیانات مندرجہ استفتا (منقولہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۷ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۲۱۱) مین اسکے صریح کافر ہونے مین (اگر خلل دماغی نہین رکھتا ورنہ اسکے یہ ہذیانات بنوع شبہ ہین بلکہ عناداً ہین) کچھ بھی شبہ نہین ہے۔ اور اسکے اقوال و مسائل مندرجہ استفتا مذکور نہ مذہب اہل سنت کے اقوال و مسائل ہین و نہ مذہب اسلام کے بلکہ محض ہذیانات و کفریہ و بدعیہ مسائل ہین۔ سوالات خمسہ مجیب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کے جوابات منجانب چکڑالوی منقولہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۵ جلد ۱۹ صفحات صاف شہادت دے رہے ہین کہ شخص مذکور ضرور خلل دماغی رکھتا ہے۔ یعنے اسکو ایک سخت قسم کا مالیخولیا ہوگیا ہے ورنہ کوئی مسلمان سلیم الدماغ سوالات مذکورہ کے ایسے جوابات کبھی نہین لکھہ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبد اللہ الغازیفوری ۹ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

فتوائے سرہند پنجاب

استفتاء

علمائے دین و اساطین شرع متین سے سوال ہے الخ (مندرجہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۷ جلد ۱۹ بابت ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء)

الجواب واللہ الموفق الملہم للحق والصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکفرون والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وورثتہ ونوابہ وعلینا معہم اجمعین الی یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ میری تحقیق مین یہ شخص مثل مرزا غلام احمد قادیانی اشد المرتدین جیسے کافر منافق لاثانی ہے۔ (فتوائے علماء پنجاب وہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان) اسکا قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) محض مثل چٹھی رسان ۔ یا مذکوری کے تھے اسکے کفر پر دلیل روشن اور خلاف نص صریح فلا[۱] وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہے۔ اس آیت کریمہ مین عام احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری فرض بیان فرمائی گئی ہے ۔ خواہ بذریعہ وحی جلی (قرآن) ہون خواہ بذریعہ وحی خفی (حدیث) نیز اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ آنحضرت حکم عادل تہے پس بحکم ؎ جادو وہ ہے جو سر پر چڑھ کے بولے ۔ یہ شخص اپنے منہ (منکر قرآن) جسکا اپنے آپ کو اہل قرآن بناتا ہے، کافر و مرتد زندیق بنا۔ مین کہتا ہون کہ اگر نقل کفر کفر نباشد آنحضرت محض مثل مذکوری تحصیل یا چٹھی رسان کے تھے تو اس پروانہ (قرآن) کے جبلا[۲] کو کھولکر معانی سمجھانے والا کون ہے شاید زیادہ یقینا حسب اقوال سید و مرزا و چکڑالوی، نیچریون کی جانب سے سر سید و مرزائیون کیجانب سے مرزا و چکڑالویون کی جانب سے چکڑالوی اسکا جواب ملیگا ۔

یہ کلمات جو آنحضرت ﷺ کی شان مبارک مین چکڑالوی نے اپنے منہ سے نکالے ہین اعلے درجہ کی بے ادبی گستاخی ۔ بلکہ سب وشتم کا حکم رکھتے ہین ۔ قاضی عیاض صاحب شفا فرماتے ہین اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او دینہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشیء علی طریق السب لہ او الازراء علیہ

---

[۱] قسم ہے تیرے رب کی یہ لوگ کبھی مسلمان نہ ہونگے جبتک ان [illegible] مین اختلاف کرین تجھکو حاکم نہ بناوین پھر اس فیصلہ سے جو تو کرے اپنے دلون مین تنگی نہ پاوین اور دل سے نہ مان لین (منشی) ۔

[۲] بھیدے ان لوگون کو جو قرآن کی ایسی باتین (جو صرف زبان عربی جاننے سے نہین کھلتی ۔ یعنی [illegible] حقیقت نماز و مقدار زکوۃ وغیرہ چنانچہ تفسیر عزیزی سے بصفحہ ۲۱۲ نمبر ۲ جلد ۱۹ منقول ہے (منشی)

[۳] جو شخص آنحضرت کو گالی دے یا آپ پر کوئی عیب لگا دے یا کسی قسم کا نقصان [illegible] تو اسکے بارہ مین [illegible] کسی خصلت مین بیان کرے یا [illegible] و حقارت ۔

او استصغر شانہ او الغض منہ والعیب لہ فہو ساب فالحکم فیہ حکم الساب یقتل کما نبینہ انشاء اللہ تعالیٰ (شفا صفحہ ۳۱۲) اور فرمایا قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و المتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (شفا صفحہ ۳۱۲) اور فرمایا ومن روایۃ ابی المصعب وابن ابی اویس سمعنا مالکا یقول من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او شتمہ او عابہ او تنقصہ قتل مسلماً کان او کافرا (شفا صفحہ ۳۱۲) اور فرمایا قال ابن عتاب الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قل فقتلہ واجب (الی) وکذالک اقول حکم من غمصہ او عیرہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان الخ (شفا صفحہ ۳۱۳) اسجگہ اگر کوئی یہ سوال جواب طلب پیش کرے کہ یہ احکامات اس شخص کے واسطے ہیں جو قصداً وعمداً بہ نیت توہین وتحقیر وتنقیص یہ کلمات کہے۔ اور اگرچہ ان کلمات کا کہنا اہلسنت کے نزدیک کفر ہے مگر چکڑالوی تو بہ نیت توہین وتنقیص وتحقیر ان کلمات کو زبان پر نہیں لاتا اور نہ یہ امور اسکا غایت المرام ہے بلکہ بخیال خام خویش ایک امر واقعہ کا جو جہالت سے اسکے ذہن نشین ہو چکا ہے اظہار کرتا ہے اور نفاق کا اصل علم خدا کو ہے تو اسکے جواب میں قاضی القضاۃ صدر الصدور حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ علیہ الصلوۃ والسلام والازراء بہ وغمصہ بای وجہ کان من ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال

آپ کو تنقیص [illegible] یا عیب لگانا [illegible] حکم وہی قتل ہے [illegible] کا حکم ہے [illegible] بیان کرینگے۔ ملا محمد بن سحنون نے کہا [illegible] اسلام کا اسپر اجماع و اتفاق ہے [illegible] کو گالی دینے والا [illegible] شان [illegible] کافر ہے اور اسپر وعید عذاب الہی [illegible] ہوگا اور امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہے جو شخص اسکے کافر یا معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے [illegible] ابن ابی اویس سے روایت ہو کہ [illegible] سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ کو گالی [illegible] یا عیب لگاوے [illegible] کافر ہو [illegible] ابن عتاب نے کہا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت (حدیث) [illegible] آنحضرت کو ایذا رسانی کی نیت کرے یا آپ کی شان گھٹا دے اشارۃً یا صراحۃً کم ہی کیوں نہ ہو تو اسکو قتل کرنا واجب ہے [illegible] ایسا ہی حکم اس شخص کا جو آپ کی عیب گیری کرے یا آپ کو [illegible] آپ کی شان کی تحقیر سے عار دلاوے [illegible] پہلے گذر چکا ہے کہ جو شخص آنحضرت کو گالی دینے [illegible] عیب گیری کرنیکا مقصد کرے وہ قتل کیا جاوے اسکی وجہ [illegible]

[illegible] نہیں ہے اور نہ سلطنت انگلشیہ اسکے اجرا کا محل ہے اسلامی سلطنت [illegible] حق رکھتی ہے [illegible] مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ رسول سے گالی دینے والے کو [illegible] ایسا کرنے سے وہ آیت ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ [illegible]

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۹۹

نیر الوجہ الثانی لاحق بہ فی البیان والجلاء وھو ان یکون القائل لما قال فی جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ھو فی حقہ علیہ الصلوۃ والسلام نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداھنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او یغض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زھدہ او یکذب لما اشتہر من امور اخبر بہا علیہ الصلوۃ والسلام وتواتر الخبر بہا عن قصد لرد خبرہ او یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جھتہ وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما لجہالۃ حملتہ علی ما قالہ - او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلۃ مراقبۃ وضبط للسانہ او عجرفۃ وتہور فی کلامہ فحکم ھذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل دون تلعثم اذ لا یعذر احدٌ فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشئ مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیمًا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وبہذا افتی الاندلسیون علی ابن حاتم فی نفیہ الزھد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی قدمناہ۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہر طرح تحقیر سے

ایک صورت توہین اور ہی جو اس (پہلی) صورت سے ملتی ہے وہ یہ کہ آنحضرت کے حق میں برا کہنے والا نیت دشنام و تحقیر تو نہیں رکھتا پر وہ ایسے کلمات دشنام و لعنت و تکذیب وغیرہ جو آنحضرت کے حق میں کہنے جائز نہوں جیسے آنحضرت کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کہنا یا آنحضرت کو تبلیغ رسالت میں مداہن و سستی کرنیوالا قرار دینا یا آنحضرت کے علم و زہد کی نفی کرنا یا اس حدیث کو جو آنحضرت سے متواتر منقول ہو رد کرنا (جیسا کہ چکڑالوی کرتا اور کہتا ہے کہ حدیث مخالف قرآن متواتر بھی ہو تو میں نہ مانونگا) جہالت سے یا بے سوچے اٹکل سے بولتا ہے اسکا حکم یہی ہی قتل* ہے اور اسکی جہالت عذر نہیں۔ اگر اسکی عقل و سمجھ درست تھی۔ اسی کے مطابق علماء اندلس نے ابن حاتم پر فتوے کفر لگایا تھا۔ جبکہ اسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زہد کو مٹایا تھا۔

---

* فٹ نوٹ :- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ [illegible] کا فٹ نوٹ پڑھو۔ یہ عام لوگوں کو حکم نہیں ہوا حکام اسلام کو حکم ہے۔

آنجناب کو یاد کرنیوالا مرتد و زندیق ہے خواہ قصداً و عمداً ہو خواہ سفاہتہً و جہالتہً کیونکہ کافر کا کفر من عذر جہالت مقبول نہین ہے۔

(۲) اور اسکا یہ قول کہ کوئی حدیث لائق اعتبار نہین ہے سراپا لغو جیسا ارتداد ہی ہر ملحد زندیق و مبتدع کے لئے پہلا زینہ انکار حدیث ہی۔ کیونکہ بلا اسکے وہ اپنی خود غرضی مین بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے

(۳) اور حدیث بھی مثل قرآن ہے اور وحی خفی ہے جیسا کہ مجیب نے ثابت کیا ہے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

ایک روایت مین ہے۔ کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بتعلم السنۃ والفرائض واللحن ای اللغۃ وقال ان ناسا یجادلونکم یعنی بالقرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ (شفا)

(۴) اور اسکا اہلسنت یعنے اہل حدیث حاملین حدیث یعنے جہابذہ محدثین مثل بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہم کو جو مصداق ارشاد مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یحمل هذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین ولا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کے ہین برا اور بے اعتبار اور اہل حدیث کہلوانیکو کفر کہنا انوکھی بات نہین۔ بلکہ اہل الحاد و زنادقہ کا طبقہ بعد طبقہ یہ شیوہ چلا آتا ہے چنانچہ مفتاح الہدایت۔ ترجمہ عوارف شیخ الشیوخ مین ہے۔ شریعت محمدی و ملت احمدی طریقے مستقیم و جادہ مسلوک ست خاتم المرسلین و امین رب العالمین با چندے ہزار افواج امت از اولیا و صفیا و شہدا و صلحا بران جادہ رفتہ اند و ازا ازخار و خاشاک و شکوک و شبہات رُفتہ اعلام و منازل آن تعیین و تبیین کردہ از ہر قدمے نشانے باز دادہ و در ہر منزلے نُزُلے نہادہ و دفع قطاع

حضرت عمر بن خطاب نے تحریری حکم دیا تھا کہ لوگ حدیث اور فرائض اور علم لغت سیکھین اور فرمایا کہ لوگ قرآن شریف کے اپنے خیالی معنے نکال کر تمسے جھگڑا کرینگے۔ تم انکو احادیث کے فیصلے پیش کر کے پکڑو اور یہ کہو کہ جو معانی قرآن رسول اللہ نے کئے ہیں۔ وہی معنے قرآن کے صحیح ہونگے۔ سلہ اس علم کو عادل پیروان سلف اخذ کرینگے جو زیادتی کرنیوالوں کی تحریف اور جاہلون کی تاویل کو مٹائینگے۔ میری امت سے ایک جماعت (اہلحدیث) قیامت تک غالب رہے گی۔

الطریق را بدرقہ ہمت بہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدع دعوے کند کہ طریق مستقیم نہ اینست وخلق را بطریقے دیگر دعوت کند نزدیک عقلا باید کہ قول او مسموع ومقبول نباشد و نصرت دین حق را دفع او از جملۂ فرائض ولوازم بود و اہل بدعت وضلالت طائفہ باشند کہ خودرا در لباس اسلام بتلبیس ظاہر کردہ اند وکفر وعداوت اسلام در باطن پوشیدہ دارند۔ وبا اہل اسلام بظاہر در آمیزند وخودرا در ہیأت علماء محقق وحکماء مدقق بخلق نمایند ومردم را تلقین حجج وبراہین قدم عالم وانکا حشر ونشر کنند وعلماء ومشائخ اسلام را دشمن دارند و پیوستہ بتقبیح صورت حال ایشان کنند چہ بنور علم ایشان عورات وسوات این طائفہ مکشوف گردد وعلماء ربانی بنجوم آسمان شریعت اند ہموارہ آنرا از تصرف شیاطین الانس محفوظ دارند انفاس نوازی ایشان بمثابت شہب ثواقب پیوستہ مسترقان ومختطفان اسرار شریعت را اعنی مردہ شیاطین انسی رجم وقذف میکنند و ایشان را از ہر جانب پراگندہ وبیقرار میدارند وشر کیدۂ ایشان از خلق دفع مینمایند وازین طائفہ ہر کجا مجال تصرف یابند خلق را از صحبت علماء وتقرب بدیشان متنفر کنند ودر نفوس مستعد تصرفات شیطانی وتخریب قواعد ایمانی با فساد عقائد وخلع ربقۂ اسلام از رقبہا نام اغاز نہند ودلہا سادہ پاک را از طہارت فطرت بگردانند وخودرا در پس سپر اسلام بپوشانند۔ ونیز اغوا و اضلال بر ہدف دین وملت راست کنند وپنہان از نظر مردم را بضلالت وہلاک خوانند انہ یریکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم این جماعت اند اعداء دین واخوان شیاطین جہال آئین۔ وضال مضلین در حدیث صحیح است کہ ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ہیچ عبادت در حضرت رب العالمین چندان وقعتے

اللہ تعالی علم لوگوں کے سینوں سے نکالکر علم کو نہ اٹھائیگا بلکہ علما کی جان نکالکر علم کو قبض کریگا۔ پرجب کوئی عالم باقی نہ رہیگا۔ لوگ جاہلوں کو سردار بنالینگے۔ ایسے لوگ مسئلہ پوچھینگے۔ تو وہ بدون علم فتوے دینگے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگوں کو گمراہ کرینگے۔

ندارد کہ رفع اینجماعت و رفع اساس بدعت و زندقۂ ایشان نصرت دین نبوی و ملت مصطفوی۔ و اہل القیاء دو طائفہ اند اہل قدرت و اہل علم اہل قدرت بطریق قتل و صلب بانکال و عقوبت یا نفی و ابعاد و اہل علم بکشف عوار و اظہار زندقہ و الحاد ایشان و ہر کہ بر یکے ازین دو طریق قدرت دارد بدان مامور بود و بایتان آن ماجور و بترک ماخوذ امیر المومنین علیہ الصلوۃ و السلام گفتہ سیخرج[لہ] فی اخر الزمان قوم یتکلمون بکلام لا یعرفہ اہل الاسلام و یدعون الناس الی کلامہم فمن لقیہم فلیقاتل فان قتلہم اجر عظیم عند اللہ عز و جل انتہی صفحہ ۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴۔ اگرچہ ہر ملحد زندیق اس عبارت مبارک کا مصداق ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام نبی عرف عبداللہ چکڑالوی کا تو یہ نہایت صاف اور بے عیب فوٹو ہے اور اس حق مین جن نمبرون پر اُن دونون نے سارٹیفکیٹ (سند) حاصل کیا ہے اوسکی نظیر ملنی محال۔ ناممکن ہے (چنانچہ ان کے اقوال اس امر مین شاہد ہین۔ پس با این ہمہ انکے کفر و ارتداد مین کیا شک و شبہ رہگیا سا انواع بارک ساہ مین ہے ؎ دینی علم یا عالمان کرے اہانت کوئی یا کرے اہانت شرع دی اوہی کافر ہوا اور اہلحدیث یا اصحاب حدیث اہل حق و سنت کا قدیمی اور ماثور نام ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہین[عہ] و اعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الاثر و علامۃ الزنادقۃ تسمیتہم اہل الاثر بالحشویۃ و یریدون ابطال الآثار و علامۃ القدریۃ تسمیتہم اہل الاثر مجبرۃ و علامۃ الجہمیۃ تسمیتہم اہل السنۃ مشبہۃ و علامۃ الرافضۃ تسمیتہم اہل الاثر ناصبۃ و کل ذلک عصبیۃ و غیاظ

[لہ] آخری زمانہ مین لوگ ایسی باتین کہین گے جنکو اہل اسلام نہ پہچانینگے (جیسا کہ اسوقت چکڑالوی کہہ رہا ہے) وہ لوگون کو اپنی باتون کیطرف بلائینگے جو شخص انکو ملے وہ انکو قتل کرے*۔ انکے قتل مین بڑا ثواب ہے۔ [عہ] اہل بدعت کی چند علامات ہین جنسے وہ پہچانے جاتے ہین۔ بدعتیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا کہتے ہین۔ زندیقون (بیدین مرتدون) کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہین جس سے انکا مقصود یہ ہے کہ حدیث و آثار حبط جاوین اور قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو جبریہ کہتے ہین۔ اور جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلسنت کو مشبہ کہتے ہین۔ رافضیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو خارجی کہتے ہین یہ سب انکا تعصب اور غصہ بحق اہلسنت ہے،

* فائدہ:۔ اس حکم قتل کے متعلق صفحہ ۲۰ کا نوٹ ملاحظہ ہو۔ یہ عام لوگون کو حکم نہین ہے احکام اسلام کو ہے،

لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما لقبوهم اهل البدع كما لم يلتصق بالنبی صلی الله علیه وسلم بتسمیة کفار مکة ساحرا و شاعرا و مجنونا و مفتونا و کاهنا انتهی (غنیه ۱۹۰) ترابل الاثر لئے اہل حدیث وترجمہ مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی مرحوم)

(۵) اور ان مسائل مین کہ جنکو کفریات کہنا ہے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دینا خلاف اجماع امت محمدیہ وحدیث لا تجتمع امتی علی الضلالہ ہو کر کھلم کھلا کافر ہوگیا۔ اور اسکا مسائل مندرجہ ستفتا کو بزعم خود قرآن سے نکالنا داخل وعید شدید من فسر القرآن برایہ الحدیث ہے۔ اور عرش کو قدیم کہنا۔ اور آنحضرت کی عصمت سے انکاری ہونا اور آنحضرت کی جناب مین فہم قرآن اور احکام معراج مین غلطی کہانیکا اقرار کرنا ایسا کفر ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی نہین ہو سکتا۔ صاحب شفا فرماتے ہین۔ واعلم ان الامة مجمعة علی عصمة النبی صلی الله علیه وسلم من الشیطان وکفایته منه لا فی جسمه بانواع الاذی ولا علی خاطره بالوسواس وقد اخبرنا القاضی الحافظ ابو علی رحمه الله تعالیٰ قال انا ابو الفضل بن خیرون العدل حدثنا ابو بکر البرقانی وغیره نا ابو الحسن الدارقطنی نا اسمعیل الصفار نا عباس الترقفی نا محمد بن یوسف نا سفیان عن منصور عن سالم ابن ابی جعد عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما منکم من احد الا وکل الله به قرینه من الجن

[illegible]

اور اہلحدیث کا صرف یہی ایک نام اہلحدیث ہے۔ اور جو لقب انکو اہل بدعت دیتے ہین وہ انکا لقب نہین ہو جاتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ نے ساحر شاعر مجنون کہا تو وہ آنحضرت کا لقب نہیں ہوا۔ امت محمدیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے محفوظ ومعصوم ہین نہ اسنے آپکے جسم پر اثر کیا نہ دل مین وسواس ڈالا۔ ہمکو باسند ابن مسعود سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جسکے ساتھ ایک ہم نشین فرشتہ اور ایک ہم نشین شیطان نہ لگا یا گیا ہو۔

باقی ترجمہ بصفحہ ۳۰۶

و قرینہ من الملئکۃ قالوا و ایاک یا رسول اللہ قال و ایای ولکن اللہ تعالیٰ اعاننی علیہ فاسلم نزادی غیرہ عن منصور فلا یامرنی الا بخیر و عن عائشہ رضی اللہ عنہا بمعناہ و روی فاسلم بضم المیم ای فاسلم انا منہ الخ۲۵ اور فرمایا و اجمعت الامۃ فیما کان طریقہ البلاغ انہ معصوم فیہ من الاخبار عن شیٔ منہا بخلاف ما ہو بہ لا قصدا و لا عمدا و لا سہوا و لا غلطا ص۲۶ اور فرمایا ہذا القول فیما طریقہ البلاغ و اما ما لیس سبیلہ سبیل البلاغ من الاخبار التی لا مستند لہا الی الاحکام و لا اخبار المعاد و لا تضاف الی وحی بل فی امور الدنیا و احوال نفسہ فالذی یجب اعتقادہ تنزیہ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عن ان یقع خبرہ فی شیٔ من ذلک بخلاف مُخْبَرَہ لا عمدا و لا سہوا و لا غلطا و انہ معصوم من ذلک فی حال رضاہ و فی حال سخطہ و جدہ و مزحہ و صحتہ و مرضہ و دلیل ذلک اتفاق السلف و اجماعہم علیہ و ذلک انا نعلم من دین الصحابۃ و عادتہم مبادرتہم الی تصدیق جمیع احوالہ و الثقۃ بجمیع اخبارہ فی ای باب کانت و عن ای شیٔ وقعت و انہ لم یکن لہم توقف و لا تردد فی شیٔ منہا و لا استثبات عن حالہ عند ذلک ہل وقع فیہا سہو ام لا ص۲۷

لوگوں نے عرض کیا کہ آپکا کیا حال ہے۔ آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی تھا مگر خدا کی مدد سے وہ میرے تابع ہوگیا ہے۔ وہ مجھے اچھی بات ہی کہتا ہے۔ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان امور مین جنکی تبلیغ کا آپ کو حکم تھا معصوم مین نہ قصدا آپ سے اسمین قصور ہوا نہ سہوا۔ یہ قول۲۸ ان احکام کے متعلق ہے جو تبلیغی طور پر آپنے فرمائے تھے اور جو امور تبلیغی نہین دنیاوی ہین۔ انمین بھی آپکے معصوم ہونے کا اعتقاد واجب ہے اسپر دلیل ہے کہ ہمکو اصحاب نبوی کی عادت معلوم ہے کہ وہ ہر ایک امر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق کرتے نہ تو کسی امر مین تردد توقف کرتے اور نہ یہ تحقیق دریافت کرتے کہ آپ کو اس کام مین سہو یا غلطی ہوئی ہے یا نہین۔

بالجملہ عبارت مرقومہ صدر سے ثابت ہوا۔ کہ قائل ان اقوال کا بلاشک کافر مرتد۔ زندیق منافق ہے تاوقتیکہ باعلان عام اپنا ان اقوال سے رجوع اور توبہ ظاہر نکرے کل اہل اسلام کو عموماً اور گروہ باشکوہ اہلحدیث کو خصوصاً اسکی اتباع کی صحبت سے پرہیز لازمی امر ہے ٥ نخست موعظت پیر دانش این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید۔ اور حسب الحکم کتاب و سنت اجماع امت اس سے برتاؤ اسلامی کرنا قطعاً حرام ہے۔ جیسے سلام مسنون کرنا اور دعوت مسنونہ مین بلانا۔ اور اسکی نماز مین اقتدار کرنی اور اگر اپنی اقوال و عقاید پر مرجاوے تو اسکے جنازہ کی نماز پڑہنی وغیرہ ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط الراقم راجی رحمت اللہ الصمد الفقیر ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی السرہندی منتقام سرہند مورخہ ۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳۲۰ھ

فتوے علماء دہلی و کلکتہ وغیرہ

فتوے مطبوعہ نمبر ۷ جلد ۱۹ کی قلمی کاپی ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء مین حضرت شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی خدمت بابرکت مین بہیج گئے تہے وہان سے جواب تب آیا جبکہ رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۹ شائع ہوچکا تہا۔ آپکے اور آپکے دونون صاحبزادگان نافلہ کی طرف سے اس فتوے کی پوری تصدیق باین الفاظ ہوئی تہی۔

الجواب صحیح
سید محمد نذیر حسین

الجواب صحیح
سید محمد عبد السلام

الجواب صحیح
سید محمد ابو الحسن

ھذا جواب صحیح مقدر علی خفف اللہ اثقالہ

سید عبد الوہاب

انہی دنون کلکتہ سے مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری کا فتوے انکے بہائی مولوی ضیاء الرحمن صاحب مالک و مدیر رسالہ ضیاء السنتہ نے ارسال کیا تہا اس فتوے مین سوالات متعلقہ چکڑالوی مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ و ۷ کا انپر پانچ سوال اور بہرا کر جداگانہ جواب لکہاہے۔ اور بعض ان امور کی وجہ سے چکڑالوی کو دائرہ اسلام سے خارج کیاہے بعض کیوجہ سے دائرہ اہلسنت سے

خارج کیا ہے۔ ازانجاکہ وہ جواب طویل ہے۔ اور اب اس رسالہ مین پورے جواب نقل کرنیکی گنجایش نہین رہی۔ لہذا اس جواب کا مفتح و خاتمہ انہی کے الفاظ سے نقل کرکے اسکی مصدقہ مہرات و تحریرات علماء کو نقل کیا جاتا ہے۔

مفتح جواب

الجواب

امور مذکورہ سوال مین اکثر باتین اس قسم کی ہین کہ انکا قائل و معتقد اسلام سے خارج اور آیات احکام الٰہی کا منکر اور زندیق (چھپا مرتد) و ملحد ہے۔

خاتمہ جواب

خلاصہ جواب یہ کہ امور مذکورہ سوال کا جو شخص قائل ہو وہ مرزا قادیانی خیالی مسیح کا برادر خورد اور نائب دجال ہے وہ دین کی تخریب اور گمراہی کو رواج دینا چاہتا ہے اور نصوص شرعیہ صریحہ کا منکر ہے ایسے شخص سے مسلمانون کی طرح ہرگز ارتباط و اختلاط نہ کرنا چاہیئے قال اللہ تعالیٰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ و الیوم الاخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ الخ و من یتولہم منکم فانہ منہم شخص مذکور برملا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین و تحقیر کرتا ہے اور آپکو غلط فہم بتاتا ہے لہذا اسکو اسلام سے کوئی واسطہ نہین واللہ اعلم کتبہ محمد عبد الجبار عمرپوری۔

ما حبرہ و نضدہ فی القرطاس فھو حری بان یوضع علی العین و الراس و انا العبد الضعیف الراجی الی اللہ ابو محمد المدعو بعبد اللہ غفر اللہ لہ مہر ابو محمد عبد اللہ

ھذا الجواب موافق للسنۃ والکتاب لا یعرض عنہ الا من کان معرضا عن السنۃ والکتاب و من کان معرضا عن السنۃ والکتاب فلہ اشد العذاب فی یوم الحساب و انا خادم السنۃ والکتاب المکنی بابی تراب

رحیم بخش محمد امرتسری عُفی عنہ المجیب مصیب ابو الیمان محمد سلیمان

جواب صحیح ہے ابو نعیم
محمد ابراہیم

جواب صحیح ہے
ابو سعید محمد اسحاق

میرے نزدیک ایسا شخص ضرور مبتدع اور گمراہ ہے
واللہ اعلم
کتبہ محمد علی ابو المکارم غفرلہ و لوالدیہ

جو صاحب اصل اس فتوے اور فتوے علماء دہلی کو دیکھنا چاہے وہ لاہور میں منشی محمد اسحق صاحب پنشنر پوسٹ آفس کلرک کے پاس جاکر یا اسے منگواکر ملاحظہ کریں۔

لاہور کے ایک مشہور اہل تشیع عالم کا فتویٰ

یہ فتوے صرف اہل تشیع کے اعلام و افہام کے لئے انہی کی فرمائش سے مع انکے خط کے درج کیا جاتا ہے

جناب مولوی صاحب سلمہ الواہب عن المصائب مع الاقارب!

مادامیکہ باب السلام در روضہ اسلام مفتوح و رایت شریفہ سلام قولاً من رب رحیم مرفوع ہموارہ از کافہ سکان و آفات محفوظ باشید اشاعۃ السنہ را زیارت کردم بابت کفر و ضلالت چکڑالوی عجالتہ کلماتے نوشتم تا مردم دانستہ باشند کہ در طریقہ حضرات شیعہ نیز چنین معتقد عقائد فاسدہ کافر میباشد طبع فرمایند تا بر حضرات امامیہ نیز حجت خدا اتمام شدہ باشد۔

من الاحقر سید علی حایری لاہوری

باسمہ سبحانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد عقائد فاسدہ کاسدہ غلام نبی چکڑالوی را دیدم اگرچہ در رسالہ شریفہ حجّت شاہدہ* کہ بجواب خلافت راشدہ نوشتہ ام بالجملہ متعلق وے تعریضے کردہ ام لیکن بجواب استفتا معروض است کہ چنین شخص را نہ تنہا در حضرات اہلسنت یا حضرات اہلحدیث کافر گفتہ میشود بلکہ جمیع فرق ہفتاد و سہ گانہ اسلام چنین شخصے را کافر میدانند زیراکہ عقائد باطلہ عاطلہ وے با جمیع فرق اسلامیہ مخالف میباشند البتہ اسلام و اسلامیان را عار و ننگ است کہ چنین ضال و مضل را در ظل خود بگیرند امیدست کہ حضرات اہل تشیع را نیز با دیگر فرق اسلامیہ در کفر و ضلالت و جہالت چکڑالوی مذکور اتفاق است وے مخرب دین متین و مضل خلق رب العالمین و از اخوان الشیاطین است عامہ اہل اسلام را لازم است کہ از ضلالت و مزخرفات اخوان الشیاطین یعنی غلام نبی چکڑالوی و غلام احمد

---

* یہ رسالہ مؤلف نے میرے پاس بھیجا۔ مگر میری نظر سے ہنوز نہیں گذرا۔ بوقت فرصت ملاحظہ کیا جائیگا۔ اگر اسمیں کوئی بات مخالف اعتقاد اہل سنت والجماعت نظر آئی تو پھر مناسب ریمارک کیا جائیگا۔

کاو لی گریزان باشند انشاء اللہ تعالے اللہم احفظنا وجمیع المسلمین من النفس الامارۃ والضلالۃ بعد الہدی بحق محمد بدر الدجی الشموس الدین والدنیا من لا ھو مبارک حوالجی

حررہ خادم الشریعۃ المطہرہ سید علی حائری لاہوری

ان فتاوے کی نقل اور اشاعت سے غرض و مقصود ناظرین پر مخفی نہوگا کہ چکڑالوی کا رسول و حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکار اب طشت از بام کا مصداق ہوگیا ہے اور اسپر فتوے کفر اقبالی ڈگری ہے لہذا اب خواص مسلمان کو چاہیئے کہ آیندہ اس سے کسی فرعی یا اعتقادی اسلامی مسئلہ مین بحث نکرین اور اسکو مسلمان سمجھکر مخاطب بناوین۔ اور اگر کسی موقع بیجوی پر اس سے گفتگو کا اتفاق ہو تو اس طور پر گفتگو کرین جیسے ایک مخالف اسلام ہندو یا عیسائی یا دہریہ سے گفتگو کی جاتی ہے اور عوام کو چاہیئے کہ اسکو صبیغ[1] سمجھکر اسکی صحبت سے بچین اور اسکے دام مین نہ آوین۔

اقبالی الزامون کے ثبوت سے چکڑالوی پر اقبالی ڈگری ہو چکی تو اسکے ذیل مین اسکے ان الزامات کا جن سے اُسنے انکار کیا ہے شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اس ثبوت کی نظر سے بھی اسکو اس ڈگری کا مستحق ہونا اور اس انکار مین اسکا جھوٹا ہونا ثابت کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق پس واضح ہو کہ جن الزامات سے چکڑالوی نے انکار کیا ہے۔ اور انکی نسبت ص۲ رسالہ میں کہا ہے کہ وہ مجھہ پر محض افترا کیا۔ وہ چار ہین جو ص۳ مین رسالہ کی لسٹ نقل کیئے ہین۔

اول اسکا یہ دعوٰے ہے کہ مطالب معانی قرآن جو اسکی سمجھہ مین آئے ہین وہ نہ صحابہ کو سوجھے تھے نہ تابعین مفسرین۔ محدثین۔ اور تمام سلف صالحین کو۔

۲۔ اسنے رسالہ کراہۃ التراویح مین صحابہ وغیرہ کو بدعتی و گمراہ و منافق قرار دیا ہے۔

۳:۔ اسکا مشن (مدعا) یہ ہے کہ لوگون کو اپنا پیرو بنا وے۔

۴:۔ وہ صاف کہتا ہے کہ حدیث کے مطابق فتوے دینے والے سلف یا خلف فقہا۔ مجتہدین محدثین اور مفسرین سب کافر ہین۔ ہر چند ان الزامات سے چکڑالوی کا انکار فتوے علما

---

[1] صبیغ ایک بتبیع کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کے وقت مین تھا اور وہ چکڑالوی کی طرح قرآن کی آیات مین بحث کیا کرتا۔ حضرت عمرؓ نے اسکو تین دفعہ مارا اور توبہ کرائی اور ابوموسی اشعری کی طرف یہ حکم لکھا کہ کوئی مسلمان اسکے پاس نہ بیٹھے۔ یہ قصہ مسند

وقت کو ضرور نہین پہنچاتا اور اسکے اثر کو نہین گھٹاتا۔ اس فتوے تکفیر کی صحت و تاثیر کے لئے چکڑالوی کا حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس انکار کا بڑے فخر سے تحریرات سابق ورسالہ حال مین اظہار کرنا اسکے کافر ہونے کے لئے کافی ووافی سبب ہے، خواہ ان الزامات اربعہ کا وہ اقرار کرے یا منکر ہو جائے۔ تاہم اسکی دروغگوئی ظاہر کرنی اور اس فتوے کی تاثیر و قوت کو زیادہ کرنے اور اقبالی ڈگری کے ذیل مین انکاری جرم کا شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اسکو ڈگری کا مستحق ثابت کرنے کی غرض سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ ان الزامات اربعہ سے اسکا بھی انکار کرنا دروغ محض ہے۔ اور ان امور اربعہ کا اقرار اسکی کلام سابق ورسالہ حال مین صاف موجود ہے یا ایسا ثابت ومفہوم ہے جیسے دو اور دو کا چار ہونا۔

الزام اول کا ثبوت ایک سوال کے جواب سے بآسانی ملتا ہے

ہم چکڑالوی سے پوچھتے ہین جو خیالات ومقالات جدیدہ تمنے تفسیر وغیرہ تحریرات سابقہ و حال مین ظاہر کیئے ہین (مثلاً حدیث نبوی سے جو احکام قرآن کی تشریح کرے یا انپر زیادتی کرتی ہو) سے انکار یا نسخ بعض احکام قرآن و تورات وانجیل سے انکار یا شفاعت انبیاء سے انکار یا اموات کو وصول ثواب صدقہ سے انکار یا اس امر کا اظہار کہ معراج مین پانچ ہی نمازین فرض ہوئی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلطی سے انکو پچاس سمجھا اور بار بار خدا تعلے سے تخفیف کا سوال کیا۔ ان خیالات ومقالات کا کوئی صحابی یا کوئی تابعی اور اہل سنت والجماعت سے کوئی امام کوئی مجتہد اور سلف صالحین سے کوئی مفسر کوئی محدث قائل ہے یا نہین۔ اگر کوئی قائل ہے تو کم سے کم ایک شخص کا نام بتلادین اور الزام اول سے بری ہو جائین۔ اگر کسی کو قائل نہ بتادین اور کسی ایک کا نام بھی نہ لے سکین تو پہر ان خیالات ومقالات کے ادعا وبیان واشاعت سے بجز اسکے تمہارا اور کیا دعوے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ہم (خود بدولت) سمجھتے ہین وہ صحابہ وتابعین سلف صالحین آئمہ مجتہدین ومحدثین ومفسرین سے کوئی بھی نہین سمجھا۔ بلکہ دلی سچ بولو اور صاف طور پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار

ر تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ جو مطلب قرآن ہمنے سمجھا ہے وہ خداتعالیٰ بھی نہین سمجھا۔

ثبوت الزام دوم بھی ایک سوال کے جواب سے بآسانی ہو سکتا ہے

میان چکڑالوی۔ تمنے البیان الصریح لاثبات کراہۃ التراویح کے ص۲ سطر۴ ص۶ سطر ۱۱ و ۱۲ ص۳۹ سطر۴ و ص۴۲ سطر ۹۔ ۱۰ مین جماعت نماز تراویح کو بدعت ضلالت و خباثت و نجاست کہا ہے۔ اور ص۴۸ سطر ۴ و ۹ مین نماز تراویح جماعت سے پڑہنے والے جماعت صحابہ کو جنکے امام ابی بن کعب تھے (چنانچہ ص۱۸ سطر ۱ و ۹ مین تمہارا یہ اقرار موجود ہے) سرکش اور سرکشون کی نومسلم جماعت کہا ہے۔ اور ص۵۲ سطر ۱۰ و ۱۲ مین حضرت عمر کے وقت کے لوگون کو منافق بھی کہا ہے۔ ان مقامات مین ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کے وقت مین باجماعت نماز تراویح پڑہنے والے صحابہ کو بدعتی اور منافق نہین کہا گیا۔ تو اس بدعت و خباثت و نجاست کے مرتکب اُسوقت اور کون لوگ تھے۔ اور حضرت ابی بن کعب انمین داخل تھے یا نہین۔ اس سرکش جماعت نماز تراویح پڑہنے پڑہانیوالے صحابہ کے سوا اور لوگ تھے تو اُنکے نام بتاوین ور الزام دوم سے بری ہو جائین۔ اور اگر کسیکا نام نہ بتاوین اور ابی بن کعب پر اپنی اس چوٹ چلانے کو تسلیم کرین تو پھر کچھ شرم کو کام مین لاکر انصاف سے کہین کہ اس الزام مین مینے کونسا ہمس ملا دیا ہے۔

الزام سوم کا ثبوت بھی ایک سوال کے جواب سے صاف ملتا ہے

میان چکڑالوی۔ اپنے خیالات و مقالات جدیدہ کی اشاعت و اشتہار سے اگر تمہارا یہ مدعا نہین کہ لوگون کو اپنا پیرو بنا دین تو پھر کیا اس سے تمہارا یہ مدعا ہے کہ کوئی تمہاری پیروی نہ کرے۔ اور ان مقالات و خیالات کو باطل مردود سمجھکر لوگ اس سے کنارہ کش رہین۔ آپکے ایک دام افتادہ مالدار مگر مخلص اُمّی بے علم نے اسی غرض سے دس ہزار روپیہ کی جائداد کو وقف کیا ہے اور جب سے آپ مسجد چینیانوالی سے کمال اعزاز کے ساتھ (جسکے مستحق تھے) نکالے گئے ہین۔ اور کہین آپ کو پاؤن رکھنے اور بات کرنے کی جگہ نہین رہی۔ تب سے آپکے خیالات کی اشاعت کے واسطے اُسی مخلص نے ایک نیا مکان خرید لیا ہے۔ کیا وہ بھی اسی غرض سے ہے کہ آپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.